سوال

میں نے دو برس تک اپنے گھر والوں سے دور ملازمت کی اور اجنبیت کا احساس ہوا اور میرا نظریہ بھی تبدیل ہوا اب میں اپنے شہر سے ڈیڑھ سو کلومیٹر یعنی ڈیڑھ گھنٹہ کی مسافت پر ایک بستی میں ملازمت کرتی ہوں، میرا تعلق صرف گھر اور ملازمت اور تعلیم تک ہی محدود ہے میری کوئی سہیلی بھی نہیں، اور میں رشتہ داروں سے بھی بہت کم ملتی ہوں میرا خاندان ایک دینی گھرانہ ہے اور میری تعلیم بھی اسی ماحول میں عفت و عصمت کی حفاظت اور نماز پنجگانہ کی پابندی اور دوسروں کے ادب واحترام پر ہوئی ہے، (1422) ہجری سے انٹرنیٹ کا علم ہوا اور میں اکثر ویب سائٹ سرچ کرتی جس کا مقصد انگلش کو بہتر بنانا تھا، تاکہ میں انگلش اچھی طرح پڑھا سکوں، میں عورت اور ازدواجی زندگی اور خاندانی مسائل کے متعلق بھی سرچ کرتی رہی چھ ماہ قبل میں ایک پروگرام میں انگلش کی پریکٹس کے دوران مجھے ایک میسج موصول ہوا کہ وہ شخص مجھ سے انگلش کی تعلیم کے متعلق مختلف طریقہ سے بات چیت کرنا چاہتا ہے، اور اس سلسلہ میں طالبات کو کن مشکلات کا سامنا ہوتا ہے وہ معلوم کرنا چاہتا ہے، اس شخص نے انگلش زبان کا کورس کر رکھا ہے اور مجھ سے دو برس چھوٹا بھی ہے، اس پروگرام میں دو یا تین بار میسج کے ذریعہ بات چیت کے بعد اس نے میرے شخصت اور عمر اور علاقے اور میرے خاندان کی عادات وغیرہ کے بارہ میں دریافت کیا، اور بتایا کہ وہ میرا رشتہ طلب کرنا چاہتا ہے، اس لیے میں نے اپنے والد صاحب کا فون نمبر دے دیا تاکہ اس کی سچائی کا علم ہوسکے حقیقتا اس نے والد صاحب سے رابطہ کیا اور دو ہفتوں کے بعد اس کے گھر والے بھی ہمارے پاس آئے لیکن ابتدا میں میرے گھر والے نیٹ کے ذریعہ تعارف ہونے کی بنا پر اس رشتہ میں متردد تھے لیکن کئی بار کوشش کرنے کے بعد رشتہ قبول کرلیا گیا، الحمد للہ میرے منگیتر کی میرے شہر کے قریب ہی ایک بستی میں بطور ٹیچر تعیین ہوگئی اور عنقریب بنک سے نفع پر قرض بھی حاصل کرلے گا تاکہ ہماری منگنی اور عقد نکاح کے معاملات مکمل ہوسکیں منگنی کے کچھ عرصہ بعد ہم ایک دوسرے سے ٹیلی فون کے ذریعہ بات چیت کرنے لگے لیکن اس میں کچھ سلبی اور کچھ مثبت اشیاء بھی پائی جاتی ہیں، مختصریہ کہ وہ چاہتا ہے کہ شادی کے بعد میں ملازمت چھوڑدوں اور اولاد کو مکمل وقت دوں اور اپنے آپ اور تعلیم کو بھول جاؤں اور صرف ازدواجی امور میں ہی زندگی بسر کروں، حتی کہ اگر میں خادمہ لانا چاہوں تو اس کی تنخواہ مجھے ادا کرنا ہوگی وہ نہیں دے گا وہ چاہتا ہے کہ میں نہ تو گانے سنوں اور نہ ہی فلمیں اور ڈرامے دیکھوں، اور پنٹ بھی پہنوں اور اسی طرح سر پر رکھنے والا برقع اور عبایا زیب تن کروں، میں نے اسے کہا ہے کہ گانے چھوڑدوں گی اور فلمیں اور ڈرامے حرام نہیں سمجھتی، اور اسی طرح وہ تفریح مقامات پر بھی جانے سے روکتا ہے، مجھے سمجھ نہیں آرہی کہ اس سے کیسے سمجھوتہ کیا جائے، برائے مہربانی میرا تعاون فرمائیں

جواب

الحمد للہ

اول :

ہمارے پاس جو سوالات آتے ہیں ان کا جوابات دینے میں ہماری عادت ہے کہ اگر اس سوال میں کوئی شرعی غلطی ہو تو ہم اس غلطی پر ضرور تنبیہ کرتے ہیں ان بعض غلطیوں کا تعلق تو سوال کے ساتھ ہوسکتا ہے، لیکن کچھ کا اس سے تعلق نہیں ہوتا تو بھی ہم سائل کے لیے صحیح چیز بیان کرتے ہیں تاکہ خیر خواہی ہوسکے جو اللہ سبحانہ وتعالی نے ہم پر واجب کی ہے

دوم :

آپ کے سوال میں ہم نے جو شرعی مخالفات پائی ہیں چاہے ان کا تعلق آپ سے ہے یا خاوند کے ساتھ وہ درج ذیل ہیں :

1- عورت کا محرم کے بغیر سفر کرنا :

سوال کرنے والی بہن کے درج ذیل قول سے ہم کو یہ سمجھ آئی ہے کہ :

"اب میں ایک بستی میں ملازمت کرتی ہوں جو میرے شہر سے ڈیڑھ سو کلومیٹر یعنی ڈیڑھ گھنٹے کی مسافت پر ہے ڈیڑھ گھنٹہ جانے اور ڈیڑھ گھنٹہ آنے میں لگتا ہے"

اگر واقعتا ایسا ہی ہے اور اس بہن کے ساتھ اس کا کوئی محرم نہیں ہوتا تو اسے یہ معلوم ہونا چاہیے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"اللہ سبحانہ وتعالی اور یوم آخرت پر ایمان رکھنے والی عورت کے لیے محرم کے بغیر سفر کرنا حلال نہیں"

جیسا کہ کچھ علماء کی رائے ہے کہ سفر کے لیے عورتوں کا گروپ کافی ہے یعنی ان کا محرم ساتھ نہ ہو تو اکٹھی عورتیں مل کر سفر کر سکتی ہیں، یہ رائے صحیح نہیں اور عورت اس طرح سفر نہیں کر سکتی، بلکہ ہر عورت کو اپنے محرم کے ساتھ سفر کرنا چاہیے

اس مسئلہ کی تفصیل معلوم کرنے کے لیے آپ سوال نمبر (3098) اور (45917) اور (4523) کے جوابات کا مطالعہ کریں

2- اجنبی مرد کے ساتھ انٹرنیٹ کے ذریعہ خط وکتابت کرنا :

آپ نے ایک ایسے مرد کے ساتھ خط وکتابت کی جو آپکے لیے اجنبی تھا، اگرچہ بعد میں اس اجنبی مرد نے آپ کا رشتہ بھی طلب کیا ہے، لیکن ہزاروں افراد اور مرد ایسے ہیں جو ایسا نہیں کرتے بلکہ وہ عورت کو اپنے پھندے میں پھنسا کر اسے رسوا کرتے ہیں

اور پھر یہی نہیں بلکہ اس طریقہ پر قائم ازدواجی تعلقات میں شک وشبہ اور تہمت وغیرہ ضرور رہتی ہے جس کے نتیجہ میں شادی کامیاب نہیں ہوتی

مرد وعورت کے مابین خط وکتابت کی حرمت ہم سوال نمبر (26890) اور (10221) کے جوابات میں بیان کر چکے ہیں آپ اس کا ضرور مطالعہ کریں

3- فائدہ پر قرض کے نام سے سودی قرض حاصل کرنا جس کو نام تبدیل کر کے حلال کرنے کی کوشش کی گئی ہے

آپ نے اس کا ذکر کرتے ہوئے کہا ہے کہ :

"میرا منگیتر عنقریب ایک بنک سے فائدہ پر قرض حاصل کر رہا ہے تاکہ ہماری شادی کی رسومات مکمل ہو سکیں"

اس لین دین کو لوگوں نے "قرض" کا نام دے رکھا ہے جو حقیقت کے اعتبار سے ہے، اگرچہ بنکوں نے حیلہ کرتے ہوئے اسے نفع کا نام دیا ہے حالانکہ اس کی حقیقت تو سودی فائدہ کے ساتھ قرض حاصل کرنا ہی ہے

اس کی تفصیل دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (36408) کے جواب میں دیکھ سکتی ہیں

4- منگنی کے عرصہ میں ایک دوسرے سے بات چیت کرنا :

آپ نے اپنے سوال میں یہ کہا ہے کہ :

"میری منگنی کے کچھ عرصہ بعد ہم ٹیلی فون کے ذریعہ بات چیت کرنا شروع کر دی تھی (مجھے علم ہے ہم نے اس میں غلطی کی خاص کر عقد نکاح سے قبل ہی بات چیت شروع کر دی)"

اس لیے منگیتر کے ساتھ خلوت کرنے یا اس کے ساتھ جانے یا اس میں اور وسعت کرتے ہوئے اختلاط کرنے سے اجتناب کرنا چاہیے، اور بات چیت سے گریز کیا جائے خاص کر ٹیلی فون کے ذریعہ جبکہ پاس کوئی نگرانی کرنے والا یا پھر کوئی محرم نہ ہو، کیونکہ اس کے بہت غلط نتائج نکل سکتے ہیں"

منگیتر کے ساتھ تعلقات کی حدود جاننے کے لیے آپ سوال نمبر (7757) اور (2572) اور (20069) کے جوابات کا مطالعہ کریں

5- شادی میں شرط رکھنا :

آپ نے کہا ہے کہ :

"کیا یہ بات معقول ہے کہ قبیلوں اور اشراف قسم کے لوگوں کی بیٹیوں کی مشکل شروط اور مطالبات نہیں ہوتے ؟"

جواب یہ ہے کہ : جی ہاں یہ معقول ہے : خاوند پر سخت شرطیں لگانا جس کی بنا پر ازدواجی زندگی میں عقدے پیدا ہوں، اور ہو سکتا ہے ان شروط میں ایسا کام ہو جس کی خاوند کو استطاعت و طاقت ہی نہ ہو، جس کی بنا پر خاوند کی نفسیات اور بیوی اور سسرال والوں کے ساتھ تعلقات میں سلبی اثرات مراتب ہونگے

پھر خاوند سے یہ مشکل قسم کی شروط اور مطالبات کرنا کوئی عقلمندی نہیں، اور نہ ہی اس میں شرف و مرتبہ ہے دیکھیں فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا سارے جہان کی عورتوں کی سردار اور سید المرسلین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی لخت جگر ہیں، لیکن انہوں نے اپنی شادی میں کوئی سخت شرط نہیں لگائی، اور نہ ہی کوئی زیادہ مطالبات کیے

اور اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری بیٹیوں اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی بیٹیوں کے متعلق کہا جا سکتا ہے کہ انہوں نے بھی کوئی ایسی شرط نہیں لگائی حالانکہ یہ سب مقام و مرتبہ اور حسب و نسب اور شرف و عقل اور دین والی تھیں

علی رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ :

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا کو شادی کے لیے ایک چادر اور ایک مشکیزہ اور ایک چمڑے کا تکیہ جس میں اذخر گھاس بھری ہوئی تھی تیار کیا اور یہ اشیاء دیں"

مسند احمد حدیث نمبر (644) سنن نسائی حدیث نمبر (3384) علامہ البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے

سنت مطہرہ میں تو وہ کچھ وارد ہے جو آپ کے گمان کے خلاف ہے یعنی منگنی میں آسانی اور عقد نکاح اور شادی کے اخراجات میں کمی ہونی چاہیے

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"عورت کی خیر و برکت اور سعادت میں یہ چیز شامل ہے کہ اس سے منگنی آسان ہو اور اس کا مہر کم ہو"

مسند احمد حدیث نمبر (23957) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الجامع حدیث نمبر (2235) میں اسے حسن قرار دیا ہے

6- بیوی کا اپنے خاوند کی خدمت بجالانا :

آپ کا یہ کہنا کہ :

"ہمارے معاشرے میں مرد یہ بھول چکے ہیں کہ اسلام میں گھر کے کام کاج کی ذمہ داری خاوند کی ہے، وہ آزاد ہے چاہے خود کرے یا پھر ملازمین سے کرائے، اور اگر بیوی کرتی ہے تو

یہ اس کی جانب سے احسان و کرم ہے!"

اگرچہ جمہور اور اکثر کا قول یہی ہے لیکن یہ ضعیف اور مرجوح قول ہے صحیح نہیں کہ عورت گھر کے کام کاج کرتی ہے تو یہ اس کا احسان اور کرم و فضل ہوگا، بلکہ گھریلو کام کاج تو عورت پر واجب ہیں اس میں کسی بھی قسم کا کوئی شک نہیں، بلکہ یہ ہے کہ عورت اپنی استطاعت اور قدرت کے مطابق گھریلو کام کاج کریگی

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"عورت پر اپنے خاوند کی خاوند اچھے طریقہ سے بجالانا واجب ہے، اور یہ حالات کے مطابق مختلف ہوگی، لہذا دیہاتی عورت کی خدمت شہری عورت کی طرح نہیں، اور طاقتور عورت کی خدمت کمزور عورت جیسی نہیں"

دیکھیں : الفتاوی الکبری (561/4).

اور شیخ عبداللہ بن جبرین رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا :

میں نے ایک اخبار میں کسی عالم دین کا فتوی پڑھا ہے جس میں بیان کیا گیا ہے کہ :

بیوی پر اپنے خاوند کی خدمت کرنا اصلا واجب نہیں بلکہ خاوند نے تو اس سے عقد نکاح صرف استمتاع کے لیے کیا ہے، رہا یہ کہ عورت اپنے خاوند کی خدمت کرے تو یہ حسن معاشرت میں شامل ہوتا ہے

اس فتوی میں کہا گیا ہے کہ : اگر کسی بھی سبب کے باعث بیوی اپنے خاوند کی خدمت نہیں کرتی یا اپنا کام کاج نہیں کرتی تو خاوند کے ذمہ ملازم اور خادم لانا واجب ہے

کیا یہ بات صحیح ہے یا غلط، الحمد للہ یہ اخبار اتنا مشہور نہیں کہ ہر کوئی یا پھر اکثر لوگ اسے خریدتے اور مطالعہ کرتے ہوں، وگرنہ اگر عورتوں نے یہ فتوی پڑھ لیا تو کچھ خاوند کنوارے اور بغیر بیوی کے ہو جائیں گے ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا :

"یہ فتوی صحیح نہیں، اور نہ ہی اس پر عمل ہے؛ کیونکہ صحابیات اپنے خاوندوں کی خدمت کیا کرتی تھیں جیسا کہ اسماء بنت ابو بکر رضی اللہ تعالی بیان کرتی ہیں کہ وہ اپنے خاوند زبیر بن عوام رضی اللہ تعالی عنہا کی خدمت کیا کرتی تھیں، اور اسی طرح فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہ بھی اپنے خاوند علی رضی اللہ تعالی عنہا کی خدمت کرتیں، اور اسی طرح باقی صحابیات بھی

اور آج تک مسلمانوں کا عرف یہی ہے کہ بیوی اپنے خاوند کی خدمت کرتی ہے، یعنی کھانا پکانا اور اسکا لباس وغیرہ دھونا اور برتن صاف کرنا اور گھروں کی صفائی وغیرہ کرنا

اور اسی طرح جانوروں کو پانی پلانا اور ان کا دودھ دھونا اور کھیتی باڑی وغیرہ میں شریک ہونا ہر وہ کام جو عورت کے مناسب ہے کرنا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور سے آج تک اس عرف پر ہی عمل چل رہا ہے اور اس کا کوئی انکار نہیں کرتا

لیکن بیوی کو ایسا کام کرنے کا نہیں کہنا چاہیے جس میں بہت زیادہ مشقت و صعوبت پائی جائے، بلکہ اس سے وہی کام کرائیں جائیں جو عادت اور طاقت کے مطابق ہوں"

اللہ سبحانہ و تعالی ہی توفیق دینے والا ہے

دیکھیں : فتاوی المراۃ المسلمۃ (662/2-663).

مزید آپ سوال نمبر (12539) اور (10680) کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں

7- ڈرامے اور فلمیں دیکھنا :

آپ کا کہنا کہ : "میں ڈرامے اور فلمیں دیکھنا حرام نہیں سمجھتی"

بلاشک وشبہ آپ کی یہ بات غلط ہے؛ کیونکہ فلموں اور ڈراموں میں بہت ساری خرابیاں اور غیر شرعی امور پائے جاتے ہیں مثلا بے پردا اور غلط قسم کی عورتوں کا ٹی وی سکرین پر آنا، اور محبت و عشق کے قصے، اور شراب نوشی اور مرد و عورت کے حرام تعلقات، اور جرائم کی نشر واشاعت اور اخلاق کریمہ اور اخلاق حسنہ کے خلاف باتیں وغیرہ

ڈرامے اور فلموں کی حرمت کے متعلق تفصیل معلوم کرنے کے لیے سوال نمبر (13956) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں

8- آپ یہ کہنا کہ : "میرا منگیتر چاہتا ہے کہ میں گانے سننے اور فلمیں اور ڈرامے دیکھنا چھوڑ دوں، اور پینٹ زیب تن نہ کیا کروں اور سر پر رکھا جانے والا برقع پہنا کروں"

رہا مسئلہ گانے اور موسیقی سننے کا تو اس کی حرمت کے دلائل آپ سوال نمبر (43736) اور (5000) اور (5011) کے جوابات میں دیکھ سکتی ہیں

اور یہ نئے فیشن کا کندھوں پر رکھا جانے والا برقع پہننے کا حکم معلوم کرنے کے لیے آپ سوال نمبر (8555) کے جواب کا مطالعہ کر سکتی ہیں، اور فلموں اور ڈراموں کے بارہ میں ابھی اوپر کی سطور میں بیان ہو چکا ہے آپ ان سوالات کے جوابات ضرور دیکھیں

سوم :

انصاف کی بات یہی ہے کہ آپ کے سوال میں ان اشیاء کا ذکر ہوا جو آپ کے منگیتر کو اچھی نہیں لگیں لیکن آپ کے لیے وہ جائز ہیں، وہ یہ کہ آپ کے والد کا آپ کے منگیتر کے سامنے یہ شرط رکھنا کہ وہ آپ کے لیے خادمہ اور نوکرانی کا انتظام کریگا

جیسا کہ آپ نے سوال میں کہا ہے کہ : "میرے والد کی اس شرط پر پوری قوت کے ساتھ اعتراض کر رہا ہے کہ عقد نکاح میں یہ شرط رکھی جائیگی کہ وہ خادمہ اور نوکرانی کا انتظام کریگا"

لیکن گھر میں خادمہ اور نوکرانی کی موجودگی میں کے احکام ہیں اور اسی طرح کچھ خرابیاں بھی پائی جاتی ہیں انہیں معلوم کرنے کے لیے آپ سوال نمبر (22980) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں

چہارم :

کچھ اشیاء ایسی بھی ہیں جو منگیتر چاہتا ہے اور وہ صحیح ہیں آپ کے لیے ان میں سے کسی کا بھی انکار کرنا صحیح نہیں وہ درج ذیل ہیں :

1- آپ کا یہ کہنا کہ :

"وہ چاہتا ہے کہ میں اس کے اور اس کی اولاد کے لیے مکمل طور پر فارغ ہو جاؤں، اور اپنی زندگی ان کے لیے وقف کر دوں اور اس کے لیے اپنی ملازمت اور اپنے آپ کو بالکل بھول جاؤں، اور تعلیم مکمل کرنے یا پھر اپنی ملازمت بہتر بنانے یا جاری رکھنے یا کوئی اور کام کرنے سے سارے خواب بالکل ختم کر دوں، اور اسی طرح جم جانے کا بھی خیال دل سے نکال دوں"

اس سلسلہ میں ہم آپ سے یہی عرض کریں گے کہ عورت کااپنے گھر اوراولاداور خاوند کےلیےاپنے آپ کوفارغ کرلینا ہی سب سے عظیم کام ہے، یہ ایسا عمل ہے جو عظیم الشان ہونے کے ساتھ ساتھ مدت کے اعتبار سے بھی عظیم ہے حتی کہ مادی طور پر خرچ کرنے سے بھی جوکہ اس کا خاوند گھر سے باہر رہ کرپورا کرتا ہے

اس وقت یورپ میں بھی عورتیں یہ آواز بلند کررہی ہیں کہ عورت اپنے اسی کام کی طرف واپس پلٹ آئے جواسے بہتر بناتا ہے اوراس کی عزت وتکریم اورمروت کا باعث ہے اور وہ گھر کا کام کاج ہے کہ وہ گھریلو عورت بن کررہے، جس کےلیے تودن اوررات بھی کافی نہیں، اوراگروہ مستقل طور پر ملازمت کرتی ہواور گھر سے باہر کئی کئی گھنٹے ملازمت میں بسر کرے تویہ کام کیسے ہوگا اس طرح وہ کوناہی کا مرتکب ہوگی ؟!

2- آپ کا یہ کہنا کہ :

" وہ چاہتا ہے کہ میں گانے اور موسیقی چھوڑدوں، اور فلموں اورڈراموں کا مشاہدہ ختم کردوں، اورپنٹ شرٹ نہ پہنوں اور سر پر رکھا جانے والا برقع زیب تن کروں "

ان امور کے بارہ میں ہم پہلے تنبیہ کرچکے ہیں

3- آپ کا یہ کہنا کہ :

" اس کی رائے یہ ہے کہ میں اپنے گھر والوں کے ساتھ جہاں بھی تفریح کےلیے جاتی ہوں (بازاراورساحل سمندراور تفریحی پارک وغیرہ) جہاں مردوزن کا اختلاط ہوتا ہے وہاں وہ مجھے نہیں لے جاسکتا "

اس سلسلہ میں ہم یہی عرض کریں گے کہ اس مسئلہ میں سچا ہے کیونکہ یہ جگہیں تومردوزن کے اختلاط سے اٹی ہوتی ہیں، لیکن بعض اماکن میں اس کےلیے اختلاط سے بچنا ممکن ہے، اس لیے وہ جانے کےلیے ان میں سے مناسب جگہوں اوروقت کا انتخاب کرسکتا ہے

یہ جاننا ضروری ہے کہ اس کا آپ کوان جگہوں پر نہ لے جانے کی وجہ اس کی آپ پر غیرت ہے، اوریہ چیز قابل تعریف ہے کہ آپ کے خاوند میں آپ کےلیے غیرت پائی جاتی ہے، اورپھر یہ غیرت بری نہیں کہ اس میں کوئی شک وریب پایا جائے بلکہ یہ توقابل تعریف ہے جس کے وجود کی بنا پر آپ کواسے داد دینی چاہیے، بلکہ آپ اسے اورزیادہ کرنے کا باعث بنیں، اوراس سلسلہ میں آپ ان جگہوں میں سے مناسب جگہیں اورمناسب وقت اختیار کرنے کا مطالبہ کرنے میں نرم رویہ اختیار کرسکتی ہیں تاکہ وہ اس پر رضامند ہو جائے

مزید آپ سوال نمبر (8901) کے جواب کا مطالعہ کریں کیونکہ اس میں ایسے تفریحی مقامات جہاں غلط امورپائے جاتے ہوں میں جانے کے متعلق مستقل فتوی کمیٹی سعودی عرب کا فتوی بیان ہوا ہے

پنجم :

آخر میں ہم یہ عرض کریں گے کہ ازدواجی زندگی بہت اچھی اورشاندار ہوتی ہے، اوریہ ایک دوسرے کے ساتھ افہام وتفہیم اور سمجھوتہ پر مبنی ہوتی ہے، اس کے استقلال اوردائمی ہونے کی بنا پر اللہ تعالی اس میں خاوند اور بیوی کے مابین محبت ومودت اورپیار پیدا کرتا ہے

اوراگر عورت دیکھے کہ اس کےلیے آنے والے رشتہ میں اوراس کی سوچ اورافکار میں فرق ہے اور سمجھوتہ نہیں توپھر بہتر یہی ہے کہ اس کے ساتھ شادی سے اجتناب کرے، اور خاص کرجب رخصتی سے قبل ہی آپس میں اختلافات پیدا ہوجائیں، یا پھر رخصتی سے قبل ہی ایک دوسرے کے نظریات اورسوچ افہام وتفہیم میں فرق پیدا ہوجائے یا کوئی ایک دوسرے سے مستغنی ہوجائے تواس صورت میں ہم یہی کہیں گے کہ وہ یہ شادی مت کرے، کیونکہ اس میں بہت ساری خرابیاں ہونگی

ہم آپ کو یہی نصیحت کرتے ہیں کہ آپ اپنی اصلاح کریں، اور جن حرام امور پر ہم آپ کو تنبیہ کرچکے ہیں آپ ان افعال کو ترک کردیں ان امور کا اس شادی کے ساتھ کوئی تعلق نہیں، چاہے آپ یہ شادی نہ بھی کریں یہ امور پھر بھی حرام ہیں ان امور کو ترک کرنے کے بعد آپ کے لیے اپنے منگیتر سے سمجھوتہ کرنا آسان ہوگا اور آپ ان امور میں آسانی سے اپنے منگیتر کو رضامند کرسکیں گے جو شرعی طور پر آپ کے لیے حلال ہیں

اس لیے اگر وہ اس سمجھوتہ پر راضی ہوگیا اور اس کا شرح صدر ہوگیا تو وہ آپ کی ساری مشکلات آسان کردیگا تو اس طرح یہ شادی دونوں کے لیے بہتر ہوگی، اور اگر آپ ان امور کو اپنانے پر رضامند رہیں جن پر ہم تنبیہ کرچکے ہیں جو آپ کے لیے شرعا حلال نہیں تو پھر ہم آپ کے منگیتر کو یہی نصیحت کرتے ہیں کہ وہ آپ سے شادی مت کرے، بلکہ اسے یہ حق ہے صرف حق ہی نہیں اس کے لیے واجب ہے کہ وہ یہ شادی مت کرے

آپ کو علم ہونا چاہیے کہ سعادت و خوشبختی اللہ سبحانہ و تعالی کی اطاعت و فرمانبرداری میں ہے، اور جو شخص اللہ تعالی کی اطاعت کرتا ہے اللہ تعالی اسی کو شرح صدر عطا کرتا ہے، اور پھر جب اللہ سبحانہ و تعالی کسی مطیع شخص کو مبارک شادی اور اچھا خاندان عطا کرتا ہے تو وہ جنت خلد سے قبل اس دنیا میں ہی جنت میں داخل ہوجاتا ہے اس لیے آپ اللہ تعالی کی اطاعت و فرمانبرداری کی حرص رکھیں، اور ایسا خاوند تلاش کرنے کی سعی و کوشش کریں جو اللہ سبحانہ و تعالی کی حدود کا خیال کرنے والا ہو، کیونکہ اللہ کی رضا و خوشنودی تلاش کرنا ہی آپ کے لیے دنیا میں خیر و بھلائی ہے

مزید اہمیت کے لیے آپ سوال نمبر (22397) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں

اللہ سبحانہ و تعالی ہی توفیق دینے والا ہے

واللہ اعلم.

اسلام سوال و جواب

88125